احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 24- فروری 1999ء - 7ذی قعدہ 1419ہجری - 24 تبلیغ 1378ھش جلد 49-84 نمبر 43

بدھ 24- فروری 1999ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجاہدہ کرنے والوں کے لئے خوشخبری

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے-

اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے- اور اللہ یقیناً محسنوں کے ساتھ ہے-

(العنکبوت آیت 70)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جو لوگ خدا کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں- سچی توبہ کے ساتھ اس کے آگے جھک جاتے ہیں ان کو خدا مل جاتا ہے مگر جو لوگ اس کے بتلائے ہوئے راہ پر نہیں چلتے اور اس میں محنت نہیں کرتے ان کے واسطے مشکل ہے کہ وہ اس بات کو پا سکیں- ایسے لوگوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک باپ نے اپنے بیٹوں کو وصیت کہ فلاں مقام میں ایک خزانہ دفن ہے اور وہ زمین کے اندر اتنے ہاتھ گہرائی پر ہے- جب تک اس کو کھودنے کی محنت نہ کی جاوے وہ کس طرح مل سکتا-

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 352-353)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کریں گے انہی کو یہ راہ ملے گی- پس جو لوگ خدا تعالیٰ کے وصایا اور احکام پر عمل نہ کریں بلکہ ان سے اعراض کریں ان پر یہ دروازہ کس طرح کھل جائے- یہ نہیں ہو سکتا- اگر کوئی شخص کہے کہ یہاں ایک خزانہ مدفون ہے اور دس بارہ دن کی محنت کے بعد نکل سکتا ہے اور کوئی شخص محنت تو کرے نہیں اور یہ کہے کہ خزانہ مل جاوے- کیونکر ملے گا؟ اسی طرح پر یہ خزانہ اللہ تعالیٰ نے (دین حق) میں رکھا ہے لیکن اس خزانہ کی کلید احکام اور ہدایتوں پر عمل ہے- اس کی وصیت اور ہدایت پر عمل کرنا اور محض خدا کے لئے نفس کو روک رکھنا یہ کنجی ہے- (-) اس لئے جب تک انسان سچا مجاہدہ اور محنت نہیں کرتا وہ معرفت کا خزانہ جو (دین) میں رکھا ہوا ہے اور جس کے حاصل ہونے پر گناہ آلود زندگی پر موت وارد ہوتی ہے- انسان خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہے اور اس کی آوازیں سنتا ہے اسے نہیں مل سکتا- (-) یہ تو سہل بات ہے کہ ایک شخص متکبرانہ طور پر کہدے کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہوں اور باوجود اس دعویٰ کے اس ایمان کے آثار اور ثمرات کچھ بھی پیدا نہ ہوں یہ نری لاف زنی ہو گی- ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ بھی ان کی پرواہ نہیں کرتا-

اصل بات یہی ہے کہ یہ دولت مجاہدہ اور محنت کے بغیر ہاتھ نہیں آتی ہے اور ان راہوں پر چلنا سب کے لئے ضروری ہے-

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 344-345)

قربِ الٰہی کے لئے مجاہدہ کرنے والا ضرور کامیاب ہوتا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ جیسے ایک محبت کرنے والی ماں اپنے بچہ کی آواز پر دوڑتی ہے- اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اپنے بندے کی محبت کا جواب محبت میں دینے کے لئے دوڑتا ہے- اور اگر ان محبت کے تعلقات میں کبھی کوئی کوتاہی ہوتی ہے تو بندے کی طرف سے ہوتی ہے ورنہ خدا تعالیٰ ایک محبت کرنے والی ماں سے بھی بڑھ کر چاہتا ہے کہ اپنے بندوں سے پیار کرے- وہ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں سے محبت کا سلوک کرے- اور وہ چاہتا ہے کہ بندے کو اپنی محبت بھری گود میں اٹھا کر اسے تسلی دے لیکن انسان وہ انسان جو مصائب میں مبتلا ہوتا ہے وہ انسان جو آلام کے بوجھ تلے دبا ہوتا ہے وہ انسان جو ہر وقت محتاج ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی مدد کرے اور اسے ان مصائب و آلام سے نجات بخشے اور وہ انسان جو ہر وقت محتاج ہوتا ہے اس بات کا کہ کوئی اس کا سہارا بنے اور اسے تسلی دے وہ محتاج اور کمزور انسان مستغنی بنا رہتا ہے مگر وہ مستغنی خدا عرش پر بے تاب رہتا ہے اس بات کے لئے کہ اس کا بندہ اس کی طرف آئے اور وہ اسے اپنے قرب میں جگہ دے-

پھر اس آیت میں دعاؤں کی قبولیت کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ جو لوگ ہم میں ہو کر اور ہم سے مدد مانگتے اور دعائیں کرتے ہوئے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے جدوجہد کرتے ہیں- ہم ان کے مقاصد کے حصول کے دروازے ان پر کھول دیتے ہیں اور ناممکن دکھائی دینے والی باتیں بھی ان کے لئے ممکن ہو جاتی ہیں- اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ صرف دین کو قبول کر لینا اور منہ سے اپنے آپ کو مومن کہہ لینا کافی نہیں- علم و عرفان اور قرب الٰہی کے راستے صرف ایسے ہی لوگوں پر کھولے جاتے ہیں جو سچی محبت اور تڑپ سے کام لیتے اور اس کے لئے دیوانہ وار جدوجہد کرتے ہیں- اسی لئے قرآن کریم نے یہ تو کہا ہے کہ جو ہماری طرف آتے ہیں ہم ان کی مدد کرتے ہیں لیکن اس نے یہ کہیں نہیں کہا کہ جو ہم سے بھاگتے ہیں ہم ان کو پکڑ کر واپس لاتے ہیں- جو ہم سے منہ پھیرتے ہیں ہم ان کو اپنی تائید سے نوازتے ہیں- جو بیٹھنا چاہتے ہیں ہم ان کو جبراً کھڑا کرتے ہیں- جو گرنا چاہتے ہیں ہم ان کو زبردستی اٹھا لیتے ہیں- جو بے ایمان ہونا چاہتے ہیں ہم ان کو مجبور کر کے ایماندار بناتے ہیں- قرآن یہی کہتا ہے کہ جو بے ایمان ہونا چاہتا ہے ہم اسے بے ایمان بنا دیتے ہیں- اور جو ایمان دار ہونا چاہتا ہے ہم اسے ایماندار بنا دیتے ہیں- بہرحال انسانی زندگی کا خلاصہ صرف اتنا ہے کہ وہ اپنے اندر ایک پختہ عزم پیدا کرے اور اچھی چیز کو پکڑ کر اس طرح بیٹھ جائے جیسے شکاری کتا اپنے شکار کو پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے- اس کے دانت ٹوٹ جائیں تو ٹوٹ جائیں مگر وہ اپنے شکار کو نہیں چھوڑتا- جب انسان اس نیت اور ارادہ کے ساتھ ایک راستہ کو اختیار کر لیتا ہے- اور اچھی چیز کو پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے تو پھر نیکیوں کی طرف اس کا قدم اٹھنا شروع ہو جاتا ہے کیونکہ کوئی نیکی نہیں جو اس سے اگلی نیکی کی توفیق نہیں دیتی- اگر کوئی انسان سچے دل سے صدقہ دیتا ہے تو ضرور ہے کہ اسے نماز کی بھی توفیق ملے اور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

فرخ سلمانی

دلبر مرا یہی ہے نمبر 15

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دلکش پہلو

اخلاق کی معراج

حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخلاق حسنہ میں تمام انسانوں میں بڑھ کر تھے۔ یعنی اعلیٰ اخلاق میں سے کوئی خلق ایسا نہیں تھا جو آپ میں کمال تک نہ پہنچا ہو اور حسن خلق کا کوئی پہلو ایسا نہیں تھا جس نے وجود محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی رفعتیں نہ حاصل کی ہوں۔

(مسلم کتاب الفضائل باب کان رسول اللہ احسن الناس خلقا")

نماز کسوف کی کیفیت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں سورج کو گرہن لگا تب آپ نماز کسوف پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ ہمیں احساس ہونے لگا کہ آپؐ کبھی رکوع نہیں کریں گے۔ پھر آپؐ رکوع میں چلے گئے پھر آپ نے اتنا لمبا رکوع کیا کہ گمان ہوتا تھا کہ شاید آپ رکوع میں ہی رہیں گے اور سر نہیں اٹھائیں گے۔ پھر آپ نے ایک طویل رکوع کے بعد سر اٹھایا اور کھڑے ہوئے اور پھر رکوع کے بعد بھی اتنی دیر کھڑے رہے کہ شاید اب آپ سجدہ میں نہیں جائیں گے۔ پھر آپ سجدہ میں چلے گئے۔ پھر آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا اتنا لمبا سجدہ کیا کہ ہمیں لگتا تھا کہ آپؐ سجدہ میں ہی پڑے رہیں گے اور کبھی سر نہیں اٹھائیں گے۔ پھر ہم نے آپ کو سجدہ کی حالت میں آہیں بھرتے سنا اور آپ سجدہ میں روتے رہے اور اپنے مولیٰ کے حضور عرض کرتے رہے کہ یا ربّ کہیں یہ گرہن اس لئے تو نہیں لگا کہ اب میری قوم پر تیرا عذاب آنے والا ہے اے میرے مولیٰ ایسا تو نہ کیجیو۔ اے میرے اللہ کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا ہوا کہ جب تک میں اس قوم میں ہوں تو اس پر عذاب نازل نہیں کرے گا۔

میرے مولیٰ کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا ہوا کہ جب تک میری قوم تجھ سے تیری بخشش طلب کرتی رہے گی تو ان پر عذاب نازل نہیں کرے گا۔ میرے آقا یہ سچ ہے کہ وہ لوگ تیرے حضور جھک کر تیری بخشش نہیں مانگتے۔ لیکن مولیٰ میں اور یہ میرے ساتھی ہم سب مل کر ان کے لئے تیری بخشش مانگتے ہیں۔ اللہ ہماری استغفار ان کے حق میں قبول کرلے اور ان پر عذاب نازل نہ کر۔

عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ پھر حضورؐ نے اسی کیفیت میں دوسری رکعت بھی پڑھی۔ جب حضورؐ نماز ختم کر چکے تو گرہن جاتا رہا اور سورج کا چہرا صاف ہو گیا تب آپؐ نے خدا کا شکر ادا کیا اور اس کی حمد بجا لائے۔ پھر آپؐ ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا دیکھو سورج اور چاند خدا کے نشانات میں سے دو نشان ہیں پس جب ان کو گرہن لگا کرے تو خشیت کے ساتھ خدا کے حضور جھک کر اس کو یاد کیا کرو۔

(شمائل الترمذی باب فی بکاء رسول اللہ)

توکل کا مینار

حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غار میں تھا میں نے اپنا سر اٹھا کر نظر کی تو تعاقب کرنے والوں کے پاؤں دیکھے اس پر میں نے رسول کریمؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی نظر نیچی کرے گا تو ہمیں دیکھ لے گا تو آپؐ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ چپ اے ابی بکر۔ ہم دو ہیں ہمارے ساتھ تیسرا خدا ہے (پھر وہ کیونکر دیکھ سکتے ہیں)

(بخاری کتاب المناقب باب ہجرۃ النبی)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

اللہ اللہ کیا توکل ہے۔ دشمن سر پر کھڑا ہے اور اتنا نزدیک ہے کہ ذرا آنکھ نیچی کرے اور دیکھ لے لیکن آپؐ کو خدا تعالیٰ پر ایسا یقین ہے کہ باوجود سب اسباب مخالف کے جمع ہو جانے کے آپ یہی فرماتے ہیں کہ یہ کیوں کر ہو سکتا ہے خدا تو ہمارے ساتھ ہے پھر وہ کیوں کر دیکھ سکتے ہیں؟

کیا کسی ماں نے ایسا بچہ جنا ہے جو اس یقین اور ایمان کو لے کر دنیا میں آیا ہو۔ یہ جرأت و بہادری کا سوال نہیں بلکہ توکل کا سوال ہے خدا پر بھروسہ کا سوال ہے۔ اگر جرأت ہی ہوتی تو آپؐ یہ جواب دیتے کہ خیر پکڑ لیں گے تو کیا ہوا ہم موت سے نہیں ڈرتے۔ مگر آپؐ کوئی معمولی جرنیل یا میدان جنگ کے بہادر سپاہی نہ تھے آپ خدا کے رسولؐ تھے اس لئے آپ نے نہ صرف خوف کا اظہار نہ کیا بلکہ حضرت ابو بکرؓ کو بتایا کہ دیکھنے کا تو سوال ہی نہیں ہے خدا ہمارے ساتھ ہے اور اس کے حکم کے ماتحت ہم اپنے گھروں سے نکلے ہیں پھر ان کو طاقت ہی کہاں مل سکتی ہے کہ یہ آنکھ نیچی کر کے ہمیں دیکھیں۔

(سیرۃ النبی ص 49)

انقلاب

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ آئی اور اس نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روئے زمین پر کوئی خیمہ والا نہ تھا جس کی نسبت میں آپ سے زیادہ ذلت کی خواہشمند ہوں اور اب روئے زمین پر کوئی گھر والا نہیں جس کی نسبت میں آپ کے گھر والوں سے زیادہ عزت کی خواہشمند ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب ذکر ہند بنت عتبہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل انٹرنیشنل سے

رپورٹ- طارق چوہان صاحب

بین المذاہب سمپوزیم سویڈن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سویڈن کو گوئٹے برگ میں مورخہ 15- دسمبر بروز منگل شام چھ بجے سٹی لائبریری میں ایک بین المذاہب سمپوزیم نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

سمپوزیم کا موضوع "حیات بعد الموت" رکھا گیا۔ اس سلسلہ میں مرکزی لائبریری نے بھرپور تعاون کیا اور جملہ ضروریات سے آراستہ ایک وسیع لیکچر ہال بلاقیمت مہیا کیا۔ نیز مہمانوں کی تواضع اور سمپوزیم کی تشہیر کا کام بھی اپنے ذمہ لیا اور ماہ دسمبر میں لائبریری میں منعقد ہونے والی تقریبات پر مشتمل ماہنامہ میں اس سمپوزیم سے متعلق بھی ایک اعلان شائع کیا۔ پروگرام کے بارے میں گوئٹے برگ کے جملہ اخباروں کو بھی دعوت نامے بھیجے گئے اور مختلف عیسائی جماعتوں کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ سویڈش زبان کے علاوہ عربی اور فارسی میں بھی پوسٹر شائع کئے گئے۔ ہال کے ایک طرف ایک نمائش کا اہتمام کیا گیا جس میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور حضور اقدس کی تازہ تصنیف۔

Revelation. Rationality. Knowledge and Truth

کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا۔

سمپوزیم کا آغاز گوئٹے برگ یونیورسٹی کے مذہبی ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ پروفیسر Gudmar Aneer کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم انور رشید صاحب امیر جماعت سویڈن نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ بین المذاہب اجلاس کا انعقاد جماعت احمدیہ عالمگیر کی ایک قابل فخر روایت ہے جسے قائم رکھنے کے لئے اس جلسہ کا انعقاد کیا گیا ہے۔ انہوں نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور جملہ نمائندگان مذاہب سے درخواست کی کہ وہ دیگر مذاہب پر نکتہ چینی کرنے سے مکمل اجتناب کرتے ہوئے موضوع کے لحاظ سے صرف اپنے اپنے مذہب کی تعلیم بیان کریں تاکہ دوستانہ فضا کو قائم رکھا جا سکے۔ پروفیسر Gudmar Aneer نے اپنی صدارتی تقریر میں اس امر کو سراہا کہ جماعت احمدیہ نے تمام مذاہب کے نمائندگان کو اس اہم موضوع کے متعلق اظہار خیال کا موقعہ فراہم کر کے نہایت مستحسن قدم اٹھایا ہے۔ خاکسار نے موضوع کو متعارف کرواتے ہوئے سویڈش زبان میں اسلامی اصول کی فلاسفی کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود کے بیان کردہ حقائق کا خلاصہ پیش کیا۔ یونیورسٹی کے اسلامیات کے پروفیسر Ake Sander نے اپنے خطاب میں کہا کہ اگرچہ عقیدہ ثنویت (Dualism) ہمیشہ سے ہی تمام مذاہب میں موجود رہا ہے لیکن روح کی موجودگی کو سائنس کے اصولوں کے مطابق ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ بدھ مذہب کے نمائندہ نے کہا کہ حیات بعد الموت دراصل انسان کی دنیاوی زندگی کا ہی پرتو ہے۔ یہودی نمائندہ نے کہا کہ جسم ختم ہو جاتا ہے لیکن مرنے کے بعد روح زندہ رہتی ہے۔

اکثر مذاہب کے نمائندگان نے اسلامی اصول کی فلاسفی سے بیان کردہ مضمون کو سراہا۔ الحمدللہ کہ یہ مضمون ہمیشہ کی طرح اس دفعہ بھی بالا رہا۔ جملہ مقررین نے جماعت احمدیہ کو یہ کامیاب جلسہ منعقد کرنے پر مبارکباد دی۔

مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب نے اپنی تقریر میں قرآن و حدیث کے حوالہ سے بیان کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ پیدائش کی غرض یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی میں صفات الٰہیہ کی عکاسی کرے اور اپنے دل میں تمام بنی نوع انسان بلکہ حیوانات سے بھی سچی ہمدردی رکھے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے متعلقہ اقتباسات پیش کئے۔

اختتام پر مکرم انور رشید صاحب امیر جماعت احمدیہ سویڈن نے مقررین کی خدمت میں اظہار تشکر کے طور پر حضور اقدس کی تازہ تصنیف بطور تحفہ پیش کی۔ اسی طرح اسلامی اصول کی فلاسفی کے سویڈش ترجمہ کا متعلقہ حصہ سامعین میں تقسیم کیا گیا۔

اگرچہ ہال میں یکصد افراد کی گنجائش تھی لیکن قریباً ایک سو تیس (130) افراد اس تقریب شامل ہوئے۔ کئی سامعین نے کھڑے ہو کر اس دلچسپ پروگرام کی کارروائی کو سنا۔

اس پروگرام میں یونیورسٹی کے چار پروفیسر صاحبان شامل ہوئے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جملہ کارکنان کو جنہوں نے اس سمپوزیم میں حصہ لیا جزائے خیر عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 5- فروری 99ء)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جسے کیسٹس سے مرتب کرکے پیش کیا جاتا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب اصل کیسٹس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

دورہ کراچی
27-فروری83ء

جادو ٹونا

سوال ہوا کہ قرآن میں سحر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ آپ لوگ جادو کو کیوں نہیں مانتے۔

فرمایا۔

جو قرآن نے تشریح کی ہے اس کے مطابق مانتے ہیں۔ دیکھیں ہمارا مسلک بالکل واضح ہے اور اس میں ایک روشنی ہے خدا کے فضل سے ہم کہتے ہیں کہ جو محاورہ قرآن اور حدیث میں استعمال ہوا ہو اس کا ماخذ ہی روشنی کا ماخذ ہے۔ اور محاورہ اگر قرآن کریم سے ثابت ہو جائے کہ اس کا یہ معنی ہے تو اس میں انسان اپنی طرف سے جب معنی ڈالے گا تو وہ معنی بگڑ جائیں گے۔ چنانچہ سحر کا لفظ قرآن کریم نے حضرت موسیٰ اور فرعون کے مقابلے کے وقت استعمال فرمایا۔

ایک طرف جادوگر تھے ایک طرف حضرت موسیٰؑ تھے۔ جادوگروں نے رسیاں پھینکیں اور بظاہر سانپ بنا دیا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انہوں نے جادو کیا مگر کیا جادو تھا؟ فرماتا ہے سحروا اعین الناس انہوں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کیا۔ پھر فرماتا ہے۔ ان کے لئے یا وہ خیال کرنے لگے کہ وہ سانپ ہیں۔ حالانکہ وہ رسیاں کی رسیاں رہیں۔ تو جادو کی حقیقت جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے۔ اس کو Modern Terms میں مسمریزم کہتے ہیں۔ اعین الناس کو ایسا دھوکہ دے دینا جس کے نتیجے میں حقیقت اگرچہ وہی رہے مگر وہ تبدیل شدہ شکل میں نظر آئے۔ یہ ہے قرآن کریم میں مبینہ جادو۔ دنیا کا کوئی احمدی اس جادو کا انکار نہیں کرتا۔ لیکن جہاں ٹونے ٹوٹکے اور قسم کے ہیں۔ ان کا قرآن سے ثبوت ہی نہیں ملتا۔ ہم ان کو کیوں تسلیم کریں گے۔

دورہ کراچی
7فروری 1984ء

آنحضرت ﷺ کی نماز جنازہ

سوال ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا جنازہ کیسے ہوا تھا کس نے پڑھایا تھا؟

یہ کئی دفعہ سوال ہوتا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ کیا وجہ ہے (Confusion) کیوں ہے۔ بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ایک جنازہ ہوا ہی نہیں۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ صحابہ کو جوں جوں اطلاع ملتی چلی گئی۔ اس زمانے میں کوئی رسل و رسائل کے انتظامات تو نہیں تھے کہ ٹیلی فون ہو گئے ہوں اور تاریں چلی گئی ہوں کھلا علاقہ تھا۔ سفر میں دقت ہوتی تھی۔ مدینے اور مکے کے درمیان کئی منازل کا اڑھائی سو میل کا فاصلہ تھا۔ اور زیادہ سے زیادہ ایک دن کی منزل لمبی سے لمبی 20 میل کہلاتی ہے اور عموماً بارہ میل کی ہوتی تھی۔ آپ بتائیں کہ پانچ جمع پانچ دس دن اور پھر آگے اڑھائی دن ساڑھے بارہ دن کی تو منزل ہے۔ مکہ اور مدینے کے درمیان تو ارد گرد کے جو صحابہؓ تھے عرب میں بسنے والے ان کو اطلاعوں میں دیر ہو رہی تھی اور ہر ایک کی خواہش تھی ہم نماز جنازہ پڑھیں۔ اس لئے تدفین سے پہلے جو بھی ٹولی باہر سے آتی تھی۔ وہ اپنا لیڈر منتخب کر کے امام جس طرح ان کو عادت تھی نماز میں امام بنانے کی وہ نماز جنازہ پڑھ لیتے تھے۔ اور تدفین کے بعد غائبانہ جنازے ہوئے۔ تو یہ ہے حضور اکرم ﷺ کے جنازے کی کیفیت۔

ادلے بدلے کی شادی

ایک خاتون نے فقہی سوال کیا کہ دین نے ادلے بدلے کی شادی کو منع کیا ہے اگر ایسا ہے تو کیا یہ حدیث اور قرآن کا حکم ہے؟

یہ ادلے بدلے کی شادی کا قرآن کریم میں تو کوئی ایسا حکم نہیں جو اس پر روشنی ڈالے لیکن آنحضرت ﷺ نے جن معنوں میں فرمایا ہے وہ ان معنوں میں منع فرمایا ہے جن معنوں میں آج کل ہمارے جھنگ کے علاقے میں بھی رواج ہے۔ بعض تو اتفاقی ہوتا ہے کہ ایک گھر میں ایک بیٹا ہے اور ایک بیٹی ہے اور دوسرے گھر میں بھی ہے اور دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مناسبت معلوم ہوتی ہے اور وہ غور کے بعد فیصلہ کرتے ہیں۔ یہ دونوں کے لئے اچھا ہے۔ جس شادی کو منع کیا ہے اور اس کا عرب میں بھی رواج تھا اور آج کل ہمارے بعض پسماندہ Backward ضلعوں میں بھی جہالت کی وجہ سے اس کا رواج ہے کہ ایک بڈھا ہے بھائی اور ایک چھوٹی عمر کی بیٹی ہے۔ اور وہ شادی کی خاطر مجبور کرتے ہیں کہ تم اپنی چھوٹی بہن جس کے ساتھ کوئی پچاس ساٹھ سال کا فرق ہے وہ دو تو پھر ہم اپنی بہن تمہیں دیں گے۔ اس قسم کی شادیاں ہوتی ہیں۔ اور یہ بھی شرط ہوتی ہے کہ اگر کسی کی بہن کی اپنے خاوند سے معاشرت ٹھیک نہ ہو تو یہ گھر آئے گی تو دوسری بھی بے چاری مظلوم بے وجہ دوسرے کے گھر پہنچ جائے گی۔ کیونکہ اس طریق کار میں بے وجہ سوسائٹی میں دکھ پیدا ہوتا تھا اور ظلم ہوتا تھا۔ شادیوں کے پیوند میں بھی اور ان کے پیوند ٹوٹنے میں بھی اس لئے آنحضرت ﷺ نے اس طریق کو منع فرمایا۔ ابھی بھی اگر کوئی یہ کرے تو ناجائز ہے۔

دورہ کراچی
فروری1983ء

علم نجوم اور دست شناسی

سوال ہوا کہ علم نجوم سے کیا مراد ہے؟ نیز دست شناسی کی کیا حقیقت ہے؟

فرمایا۔

علم نجوم کے ذریعہ آج کل دنیا میں بڑی بڑی معلومات حاصل ہو رہی ہیں Astronomy علم نجوم کے ذریعہ ساری دنیا میں رونما ہونے والے واقعات کو سٹڈی کیا جا رہا ہے۔ اس حد تک تو علم نجوم درست ہے۔ مگر یہ کہنا کہ فلاں ستارے نے فلاں کی قسمت بنائی ہوئی ہے اور اس کی سٹڈی سے فلاں کی زندگی میں یہ یہ واقعات رونما ہوں گے' یہ سب گپ شپ ہے۔ اسی طرح ہاتھ دکھا کر قسمت کا حال معلوم کرنا بھی محض گپ ہے۔ واقعتہً یہ تو ممکن ہے کہ ہاتھ کی بناوٹ سے انسانی مزاج اور اس کے اثرات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہو جس طرح پاؤں دیکھ کر عرب بھی قیافہ شناسی کیا کرتے تھے۔ رسول اکرم ﷺ نے بھی اس کو درست قرار دیا۔ اس حد تک تو دست شناسی درست ہے۔ لیکن یہ خیال کرنا کہ ہاتھوں کی لکیروں میں قسمت بنی ہوئی ہے اور یہ یہ واقعات رونما ہوں گے' یہ سب گپیں ہیں۔ چنانچہ بعض بڑے بڑے مشہور نجومی تھے جو احمدی ہوئے تو انہوں نے اس پیشہ سے توبہ بھی کی اور خود اپنے قصے بھی سنائے کہ جو دست شناسی کیا کرتے تھے اس کی اصل حقیقت کیا تھی۔ وہ کہتے ہیں 'ایک لمبے تجربے سے ہم انسانوں کا مزاج سمجھنے لگ جاتے ہیں' بعض اتفاقات کا ہمیں علم ہے کہ ہوتے رہتے ہیں اور ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ اگر ہم چار پانچ باتیں بیان کریں' چار ان میں سے نہ ہوں پانچویں ہو گئی ہو تو اکثر بیان کرنے والا چار کا ذکر نہیں کرتا صرف پانچویں کا ذکر کر دیتا ہے اور نجومیوں کا خوب پروپیگنڈہ ہوتا ہے کہ فلاں نجومی نے فلاں بات کی تھی وہ بالکل پوری ہو گئی اور اس نے جو ساتھ دس گپیں ماری تھیں ان کو بیان کرنے والے چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ انسانی فطرت کا ایک چسکا ہے کہ فلاں نے ایک واقعہ بیان کیا اور وہ اس طرح ہوا۔ تو احمدی نجومیوں کا یہ کہنا تھا کہ انسانی فطرت کی ان ساری کمزوریوں کو مد نظر رکھ کر نجومی کامیاب ہو جاتے ہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ہاتھ کی لکیروں سے کچھ نہیں پڑھتے۔

ایک دفعہ لندن یونیورسٹی میں ہم ایک جگہ ایک پارٹی میں جمع تھے۔ مختلف یونیورسٹیوں کے طلبہ کا ایک بڑا دلچسپ Academic (ایکڈیمک) اجتماع تھا۔ میں بھی وہاں گیا ہوا تھا۔ طلبہ سے باتوں باتوں میں پامسٹری (دست شناسی) کے متعلق بات شروع ہو گئی۔ میں نے ان سے کہا کہ پامسٹری ہے تو گپ شپ لیکن اس کے باوجود یہ ہو سکتا ہے کہ آدمی بڑے اچھے اندازے لگائے۔ اس نیت سے اگر تم مجھے ہاتھ دکھانا چاہتے ہو تو میں دیکھ لیتا ہوں۔ میں ایسے اندازے تمہیں بتاؤں گا کہ تم حیران ہو جاؤ گے۔ اور یقین ہو جائے گا کہ بغیر لکیروں کے بھی انسان Features کو کسی حد تک پڑھ سکتا ہے۔ ایک صاحب تھے جو بعد میں بی بی سی کے ایک بڑے افسر بنے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ دکھایا۔ میں نے ان کا ہاتھ دیکھ کر کہا کہ آپ کی شادی شدہ زندگی نہایت تلخ گزرے گی یہاں تک کہ بہت دکھوں میں آپ مبتلا رہیں گے۔ آپ کو پہلی تسکین جو نصیب ہو گی وہ تقریباً پچپن سال میں ہو گی۔ اس وقت تک آپ کی زندگی بڑی تلخ گزرے گی۔

ایک مدت کے بعد جب میں 1978ء میں لندن گیا۔ آصفہ بھی میرے ساتھ تھیں غوری صاحب کے ہاں ہم ٹھہرے ہوئے تھے۔ میرے کسی دوست نے ان صاحب کو بتا دیا کہ میں لندن میں آیا ہوں۔ اس نے غوری صاحب سے بار بار پتہ کیا۔ غوری صاحب نے مجھے بتایا کہ ایک صاحب آپ سے ملنے کے بہت مشتاق ہیں۔ بار بار فون آ رہے ہیں۔ بی بی سی میں ہیں۔ پہلے تو مجھے یاد نہیں تھا۔ پھر خیال آیا کہ وہی صاحب ہوں گے جنہوں نے مجھے اپنا ہاتھ دکھایا تھا۔ چنانچہ فون پر اس سے بات ہوئی وہ کہنے لگے آپ تو کہتے تھے کہ پامسٹری میں کچھ نہیں ہے لیکن آپ نے جو میرے متعلق خبر دی تھی وہ تو سو فیصد سچی نکلی۔ بتائیں کس طرح پتہ لگایا تھا آپ نے؟ میں نے کہا' ہوا کیا؟ کہنے لگے وہی ہوا جو آپ نے کہا تھا۔ میں نے بڑی تلخ زندگی گزاری اور اب میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے۔ مگر یہ بتائیں آپ نے کیسے اندازہ لگایا تھا۔ میں نے کہا بات یہ ہے کہ میں آپ کا مزاج سمجھتا تھا آپ نہایت اچھی اور نفیس طبیعت کے آدمی ہیں لیکن آپ جو گرل فرینڈ ساتھ لائے تھے جس کے متعلق نظر آتا تھا کہ آپ اس کے ساتھ شادی کرنے والے ہیں وہ ایک Crude قسم کی عورت تھی اگرچہ وہ جسمانی لحاظ سے آپ کو Attract کر رہی تھی۔ لیکن دو تین باتوں سے اندازہ ہو گیا کہ وہ مزاجاً ساتھ چل ہی نہیں سکتی۔ چند دن کی لذتیں ہیں جو ختم ہو جائیں گی لیکن پھر جب مزاج زندہ رہتا ہے یعنی رفاقت کا مزاج تو وہ اصل چیز ہے۔ جسمانی حسن تو کچھ عرصہ کے بعد ماند پڑ جاتا ہے چنانچہ میں نے یہ اندازہ لگایا کہ جب یہ کشش ختم ہو جائے گی تو آپ جیسے نفیس آدمی کے لئے ایسی Crude عورت کے ساتھ رہنا جہنم بن جائے گا۔ مجھے یہ علم نہیں تھا کہ آپ پچپن سال کی عمر میں طلاق دے دیں گے۔ میں نے تو یہ اندازہ لگایا تھا کہ بوڑھے ہو کر آہستہ آہستہ چین آ ہی جائے گا۔ آپ گزارہ کر جائیں گے۔ انہوں نے کہا خیر یہ بات پھر طلاق کے ذریعہ پوری ہوئی ہے۔

یہ میں نے مثال اس لئے دی ہے کہ ایک اندازہ ہو جاتا ہے' کچھ ہاتھوں کی طرز انسان کا مزاج بتا دیتی ہے' بعض بیماریوں کے نتیجہ میں بعض ہاتھوں کی شکلیں بدل جاتی ہیں جن سے بیماریوں کی بھی تشخیص ہو جاتی ہے۔ مثلاً Lungs کمزور ہوں تو ہاتھ کی ایک خاص قسم کی شکل بن جاتی ہے۔ آنکھوں پر بھی بیماریوں کے اثر پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ آج کل جرمنی میں

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت مصلح موعود

اصلاح نفس کے چار اہم طریق

نماز- روزہ- حصول علم- محبت الٰہی

نماز باجماعت پڑھو

اول حکم نماز کا ہے- یہ (دین) کا بھی پہلا حکم ہے اور میں نے بھی اس کو پہلے ہی رکھا ہے- رسول کریم ﷺ نے اس کو عملی باتوں کی جان قرار دیا ہے- چنانچہ فرمایا ہے جس کی نماز نہیں اس کا دین نہیں- مگر میں افسوس سے کہوں گا کہ آپ میں سے بہت لوگ ہیں جو اس کی طرف پوری پوری توجہ نہیں کرتے ہیں- ایسے لوگ تو احمدیوں میں بہت ہی کم ہوں گے جو بالکل نماز پڑھتے ہی نہ ہوں- مگر ایسے ہیں جو گنڈے دار نماز پڑھتے ہیں- ایک آدھ نماز پڑھ لیں گے باقی نہیں پڑھیں گے- یا..... جمع کر کے نمازیں پڑھ لیں گے- پھر ایسے ہیں جو گھر میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور کہتے ہیں نماز ہو گئی- لیکن کیا آپ لوگوں میں سے جو لوگ دفتروں میں ملازم ہیں وہ اس طرح کر سکتے ہیں کہ دفتر نہ جائیں؟ اور گھر میں ہی رجسٹر لے کر بیٹھ رہیں کہ کام ہی کرنا ہے وہ گھر میں کر لیا ہے- اگر اس طرح کوئی کرے تو اس کی ملازمت قائم نہ رہے گی- میں پوچھتا ہوں اگر دفتر کا کام گھر میں بیٹھ کر کرنے سے منظور نہیں کیا جاتا تو نماز گھر میں پڑھ لینے سے کیونکر منظور ہو سکتی ہے؟ نماز تو باجماعت ہی ہو گی- بے شک مجبوریوں کو مد نظر رکھ کر گھر میں نماز پڑھ لینے کو جائز کر دیا گیا ہے اور اس حالت میں الگ بھی نماز پڑھ لی جا سکتی ہے- مثلاً اگر دفتر میں کام کرتے ہوئے نماز کا وقت آ جائے تو بے شک وہاں پڑھ لو- مگر جہاں کوئی مجبوری نہیں اس حالت کے متعلق میرا یہی عقیدہ ہے کہ نماز نہیں ہوتی- میں چار سال سے نماز باجماعت پڑھنے کے لئے کہہ رہا ہوں اور اب بھی کہتا ہوں- اور میں نہیں سمجھتا کہ یہ بات جو پورے وثوق اور پورے یقین کے ساتھ میں سمجھتا ہوں اس کے متعلق مرتے دم تک بھی میرا خیال بدلے- سچی اور پکی بات یہ ہے کہ جو شخص (بیت الذکر) میں جا سکتا ہے مگر نہیں جاتا اور گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے اس کی نماز نہیں ہوتی- وہ قیامت کے دن جا کر دیکھے گا کہ کوئی نماز اسے نہیں ملے گی اور کوئی ملے گی- وہ حیران ہو کر کہے گا کہ میری باقی نمازیں کہاں گئیں؟ مگر اسے کہا جائے گا کہ باقی نمازیں تم نے پڑھی کب تھیں؟ تو ایسے لوگ اس وقت حیران ہوں گے- مگر میں انہیں اب بتاتا ہوں کہ ان کی وہ نمازیں جو بغیر کسی عذر کے وہ جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے بلکہ گھروں میں پڑھتے ہیں نہیں ہوتیں اور اس وقت ان کا کوئی عذر نہیں سنا جائے گا اور نہ قبول کیا جائے گا خدا کے حضور ان کی نمازیں نہیں لکھی جاتیں- صرف انہی کی لکھی جاتی ہیں جو باجماعت نماز پڑھتے ہیں سوائے اس کے کہ مجبور ہوں (بیت الذکر) میں نہ جا سکتے ہوں- مثلاً کوئی بیمار ہو یا کہیں ملازم ہو- ملازم کو یہ دیکھ لینا چاہئے کہ اگر اسے کوئی ایسی ملازمت مل سکتی ہے جس میں باجماعت نماز پڑھنے کا موقع ہے تو اسے ترجیح دینی چاہئے- بعض دفعہ ملازموں کو ان کے افسر نماز نہیں پڑھنے دیتے ایک افسر تھا وہ ایک احمدی کو نماز نہیں پڑھنے دیتا تھا- اس نے ملازمت چھوڑ دی اور دوسری جگہ کر لی- دوسری جگہ اسے ایسا انگریز افسر ملا جس نے خود مصلّٰی لا کر دیا اور کہا اس پر میرے سامنے نماز پڑھا کرو- تو جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے کوئی کام کرتا ہے خدا تعالیٰ خود اس کا انتظام کر دیتا ہے-

یہ تو مجبوری کی حالت کے متعلق ہے- مگر ایسے لوگ ہیں جو بغیر کسی مجبوری کے سستی اور کاہلی سے بیت الذکر میں باجماعت نماز پڑھنے کے لئے نہیں آتے- ان کی نہ نمازیں ہوتی ہیں اور نہ انہیں کوئی فائدہ پہنچتا ہے- بتاؤ اس شخص کی نسبت تم کیا کہو گے؟ جس کے مکان کی ایک دیوار گری ہوئی ہو اور وہ کہے کہ رات کو کوئی میرا اسباب لے جاتا ہے کچھ پتہ نہیں لگتا کہ کیونکر لے جاتا ہے؟ اسی طرح اس شخص کی حالت ہے جو نماز تو باجماعت نہیں پڑھتا اور کہتا ہے کہ مجھے تقویٰ و طہارت حاصل نہیں ہوتی- مجھ پر حقائق اور معارف نہیں کھلتے- تم لوگ اپنے وقت کا حرج کر کے اور ایک حد تک نقصان بھی برداشت کر کے باجماعت نمازیں پڑھو- ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ بیت الذکر سے بہت دور ہوں جیسا کہ لاہور کے رہنے والے ہیں کہ کوئی شہر کے کسی حصہ میں رہتا ہے اور کوئی کسی حصہ میں- مگر میں کہتا ہوں کیوں قریب قریب کے دس پندرہ آدمی مل کر ایک جگہ معین نہیں کر لیتے- کہ وہاں جمع ہو کر نماز پڑھ لیا کریں؟ کوئی اس بات کے لئے مجبور نہیں کرتا کہ سارے کے سارے ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھیں- سو سو گز کا حلقہ بنا لیا جائے اور اس حلقہ میں رہنے والے ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھ لیا کریں- یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے-

نماز کا ترجمہ سیکھو

پھر نماز کا ترجمہ سیکھو اور سمجھ کر پڑھو تاکہ نفع حاصل ہو- یہ کوئی مشکل امر نہیں بلکہ بالکل آسان ہے- وہ لوگ جو نماز کا ترجمہ نہیں سیکھتے کیا انہیں خیال نہیں آتا کہ اگر کوئی شخص کسی جگہ کا راستہ پوچھے اور اسے انگریزی میں بتا دیا جائے حالانکہ وہ انگریزی کا ایک لفظ بھی نہ سمجھتا ہو تو وہ منزل مقصود تک پہنچ جائے گا؟ ہرگز نہیں- اسی طرح وہ شخص جس کے لئے موقع ہے کہ نماز کا ترجمہ اور معنی پڑھے- مگر وہ نہیں پڑھتا- وہ بھی نماز کے ذریعہ اس جگہ نہیں پہنچ سکتا جہاں نماز پہنچاتی ہے-

پس تم نماز باجماعت پڑھو اور پانچوں وقت پڑھو سوائے اس وقت کے جو دفتر میں آ جائے یا جہاں جماعت کا انتظام نہ ہو سکتا ہو- اور سمجھ کر پڑھو تاکہ اس کا تمہیں فائدہ ہو- دفتر کا عذر بھی ظہر اور عصر کی نماز کے متعلق ہو سکتا ہے باقی نمازوں کے لئے نہیں ہو سکتا- لیکن اگر تم ان اوقات میں باجماعت نماز پڑھو گے تو خدا تعالیٰ ایسا تغیر کر دے گا کہ تمہارے افسر (احمدی) ہو جائیں گے اور وہ تمہارے ساتھ نماز پڑھا کریں گے- یہ نہیں ہونا چاہئے کہ وہ اوقات جن میں تم باجماعت نماز پڑھ سکتے ہو ان میں بھی نہ پڑھو- اگر تم ان اوقات میں بھی نماز باجماعت نہیں پڑھتے تو دوسرے اوقات کے لئے خدا تعالیٰ کو کس طرح غیرت آئے کہ تمہارے لئے کوئی سامان کر دے؟

روزے رکھو

دوسرا عمل جو اصلاح نفس سے تعلق رکھتا ہے- روزہ ہے- روزہ بھی انسان کے نفس کو اس طرح پاک کرتا ہے جس طرح نماز پاک کرتی ہے اور یہ چٹیاں نہیں ہیں- شریعت لعنت نہیں بلکہ رحمت ہے- چنانچہ نماز کے لئے خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ نماز چونکہ بدیوں سے روکتی ہے- اس لئے ہم اس کا حکم دیتے ہیں- اسی طرح روزہ کے متعلق فرمایا-

کہ روزہ کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ تم متقی ہو جاؤ- تو روزہ کوئی معمولی بات نہیں ہے- بلکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ اس کے ذریعہ تم گناہوں سے بچ جاؤ گے-

پس روزہ چٹی نہیں بلکہ متقی بننے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے- مگر بہت لوگ ہیں جو اسے چٹی خیال کرتے ہیں- انگریزی تعلیم یافتہ بالعموم ایسا سمجھتے ہیں اور ان میں روزہ کا بہت کم رواج ہے- اسی طرح میں دیکھتا ہوں کہ جو زمیندار طبقہ کے لوگ ہیں وہ بھی روزہ کی طرف کم توجہ کرتے ہیں اور اسی تلاش میں رہتے ہیں کہ روزے سے بچنے کا فتویٰ مل جائے- اور اسی طرح جس طرح حضرت صاحب کے پاس بعض لوگ یہ کوشش کیا کرتے تھے کہ سود کی اجازت مل جائے اور اس کے لئے عجیب عجیب عذرات پیش کیا کرتے- حتیٰ کہ ایک شخص نے کہا کہ اگر روپیہ بینک میں نہ رکھیں تو گھر میں چوری ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اور بینک میں رکھیں تو سود ملتا ہے اگر سود نہ لیں تو عیسائیت کی تبلیغ میں خرچ کیا جاتا ہے کیا اس کو بھی نہ لیں؟ آپ نے فرمایا تم خود نہ لو بلکہ اشاعت (دین) کے لئے دے دو-

ایک شخص نے حضرت صاحب کی وفات پر کہا- واہ مرزیا مرگیئوں پر سود جائز نا ای کیتا-

تو شریعت نے جو حکم دیا ہے اسے کوئی بدل کس طرح سکتا ہے؟ اگر کوئی شریعت کے خلاف فتویٰ دے بھی دے تو بھی شریعت کا حکم نہیں چھوڑا جا سکتا- پس میں روزہ کے متعلق خاص طور پر نصیحت کرتا ہوں اس کی قدر کرو اور اس پر عمل کرو-

علم حاصل کرو

تیسری بات علم کا سیکھنا ہے- مومن کبھی جاہل نہیں ہو سکتا- ا'ب'ت پڑھا ہوا نہ ہو تو ہو- مگر علم سے جاہل نہیں ہو سکتا- کیا حضرت صاحب کتابی علم اس زمانہ کے (مخالفین) سے زیادہ جانتے تھے؟ (مخالفین) تو ان کے متعلق یہی کہتے تھے کہ منشی ہے لکھنا جانتا ہے- علم اس کے پاس کہاں ہے؟ مگر کیا یہ درست نہیں کہ آپ نے ہر علمی مقابلہ میں ان علم جاننے والوں کو شکست دی؟ پھر یہی نمونہ حضرت مولوی صاحب کے زمانہ میں تھا اور پھر اب بھی یہی ہے- میں نے کوئی امتحان پاس نہیں کیا ہر دفعہ فیل ہی ہوتا رہا ہوں- مگر اب میں خدا کے فضل سے کہتا ہوں کہ کسی علم کا مدعی آ جائے اور ایسے علم کا مدعی آ جائے جس کا میں نے نام بھی نہ سنا ہو اور اپنی باتیں میرے سامنے مقابلہ کے طور پر پیش کرے اور میں اسے لاجواب نہ کر دوں تو جو اس کا جی چاہے کہے- ضرورت کے وقت ہر علم خدا مجھے سکھاتا ہے اور کوئی شخص نہیں جو مقابلہ میں ٹھہر سکے- ابھی سورۃ الناس کی تفسیر جو میں نے سنائی ہے- یہ الہام ہی کے ذریعہ مجھے بتائی گئی ہے-..... اسی جگہ جب میں نے جمعہ کی نماز پڑھائی تو سجدہ میں جاتے ہوئے ایک سیکنڈ میں ساری تفسیر اس طرح میرے قلب میں ملا دی گئی جس طرح شکر دودھ میں ملا دی جاتی ہے اور جو کچھ میں نے بیان کیا ہے یہ اس میں سے بہت مختصر طور پر بیان کیا ہے- ورنہ دنیا کے سارے موجودہ مفاسد کے متعلق اس کی نہایت لطیف تفسیر بیان کی جا سکتی ہے-

پس تم دین کا علم حاصل کرو- بے شک دنیا کا علم بھی ضروری ہے مگر دین کا اس کے ساتھ ضرور ہو- اب جو لوگ دنیا کا علم حاصل کر لیتے ہیں وہ اپنا حق سمجھ لیتے ہیں کہ مذہبی مسائل پر بھی بولیں لیکن یہ غلط بات ہے- تم ظاہری علوم بھی پڑھو مگر ان کے ساتھ دین کا علم بھی ضرور سیکھو اور اس قدر سیکھو کہ خدا کی طرف سے باتیں سمجھنے کی اہلیت تم میں پیدا ہو جائے-

جیسا کہ میں ابھی کہہ آیا ہوں- مومن جاہل نہیں ہو سکتا- مگر جاہل نہ ہونے سے میری یہ مراد نہیں کہ خط پڑھ سکتا ہے- رسول کریم ﷺ بھی خط نہ پڑھ سکتے تھے مگر ان سے بڑا عالم کون تھا؟ یا کون ہو گا؟ ساری دنیا کے عالم آپؐ کی جوتیاں اٹھا کر رکھنے کے بھی قابل نہ تھے- تم بے شک ظاہری علوم پڑھو مگر دین کا علم ضرور حاصل کرو اور اپنے اندر دین کی باتیں سمجھنے اور اخذ کرنے کا ملکہ پیدا کرو-

اس کے لئے ایک تو قرآن کریم سیکھو اور دوسرے حضرت صاحب کی کتابیں پڑھو- اور خوب یاد رکھو کہ حضرت صاحب کی کتابیں قرآن کی تفسیر ہیں- کل میں ان کے متعلق ایک خاص نکتہ بتاؤں گا آج صرف اتنا ہی کہتا ہوں کہ وہ قرآن کی تفسیر ہیں ان کو پڑھو-

باقی صفحہ 6 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"شعرائے اردو ادب"

راشد متین احمد صاحب

مرزا محمد رفیع سودا

گلشن اردو ادب میں اٹھارہویں صدی عیسوی میں جو گلہائے نمایاں کھلے ان میں سے ایک مرزا محمد رفیع سودا بھی ہیں جو مرزا محمد شفیع کے ہاں تقریباً 1118ھ بمطابق 7-1706ء بمقام دہلی پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا شمار شرفائے دہلی میں ہوتا تھا اور وہ اک کامیاب تاجر تھے۔ گھر میں خوشحالی کا دور دورہ تھا۔ گو سودا کے بچپن، تعلیم اور خاندان کے بارے میں معلومات محدود ہیں مگر واقعات و شواہد سے اتنا ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ سودا کی تربیت اچھے ماحول اور حالات میں ہوئی۔ البتہ والد کی وفات کے بعد جب سودا ترکہ کو کھاپی کر برابر کرچکے تو پھر فکر معاش لاحق ہوئی۔ ان کی ملازمت کے بارے میں مختلف تذکرہ نگاروں نے مختلف باتیں بیان کی ہیں کسی نے "نوکر پیشہ" کہا تو کسی نے "مصاحب پیشہ" لکھا اور کسی نے "سپاہی پیشہ" قرار دیا ہے اور یہ عین ممکن ہے کہ سودا نے وقتاً فوقتاً یہ تمام پیشے اختیار کئے ہوں کیونکہ اس زمانہ کی تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ حالات بگڑ رہے تھے دہلی بظاہر آباد مگر اجڑنے کے لئے تیار تھی شرفاء اور اہل ہنر تسبیح کے دانوں کی طرح بکھر رہے تھے ایسے میں کچھ بعید نہیں کہ سودا نے یہ تمام پیشے ہی اپنائے ہوں اس بارے میں کلام سودا بھی کچھ اشارہ کرتا ہے۔ سودا سپاہ گیری کے پیشہ کو ترک کرنے کی یہ وجہ بیان کرتے ہیں کہ ؎

"زمانہ دیکھ کے ہتھیار ہم نے ڈالے کھول"

کیونکہ اس وقت مغلوں کا عسکری نظام بگڑ چکا تھا اور جب حالات خراب ہو گئے تو سودا نے اس پیشے کو خیرباد کہہ دیا۔

سودا اپنے دور کے نمائندہ شاعر تھے اور میر کے سب سے بڑے معاصر بھی لیکن ان دونوں میں ایک واضح فرق پایا جاتا ہے اور وہ یہ کہ دونوں کا زمانہ ایک ہے لیکن سودا میر کے مقابلہ میں اس بگڑتے ہوئے ماحول میں زیادہ خوش اسلوبی سے زندگی بسر کرنے کا سلیقہ رکھتے تھے جس کی ایک وجہ ان دونوں کے حالات کا فرق بھی ہے ان کو میر کی طرح گردش حالات نے پے در پے ناکامیوں سے ہمکنار نہیں کیا تھا۔ وہ ایک ظریف الطبع، منکسر المزاج خوش خلق، گرم جوش، یار باش اور شیریں زباں شخصیت کے مالک تھے ان کے مزاج میں گھٹن نام کو نہیں ملتی۔ کسی تذکرہ نگار نے بھی ان کو متکبر اور غرور پسند نہیں کہا بلکہ سب ہی مذکورہ بالا خوبیوں کی حمایت میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ اور یہی وہ تمام خوبیاں ہیں جنہوں نے سودا کو اپنے دور کی اک دلکش شخصیت بنا دیا تھا وہ جہاں جاتے اپنی جگہ آپ بنا لیتے۔ اپنی تمام تر ہجو نگاری کے باوجود ان کے مزاج میں عاجزی و انکساری حد درجہ تھی۔ وہ وسیع القلب تھے اور معاف کرنے والا مزاج رکھتے تھے۔ وہ اسی دنیا کے باسی تھے اور اس میں رہنا خوب جانتے تھے وہ نہ خواجہ میر درد کی طرح صوفی تھے اور نہ میر کی طرح غم پسند۔ ان کے کلام میں ایک جھنکار، سرمستی اور مردانہ پن جو ہمیں نظر آتا ہے وہ ان کے مزاج کا نتیجہ ہے۔

سودا کو خدا تعالیٰ نے شعر گوئی کی غیر معمولی صلاحیت عطا کی تھی۔ وہ ایک قادر الکلام شاعر تھے جس کا اعتراف ان کے معاصرین کو بھی تھا اور میر نے تو یہاں تک لکھا کہ "اس کی فکر عالی کے سامنے طبع عالی شرمندہ ہے" ریختہ کا شاعر ہے اور اس اعتبار سے ملک الشعرائے ریختہ کہنا چاہئے۔"

سودا نے ابتداً فارسی میں طبع آزمائی کی لیکن بعد ازاں خان آرزو کی تحریک پر اردو شاعری کا رخ کیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے شہرت کی بلندیوں پر پہنچ گیا۔ صنف شاعری میں سے سودا نے قصیدہ نگاری اور ہجو نگاری میں خاص مقام پیدا کیا وہ پہلا شاعر ہے جس نے ہجو گوئی کو باقاعدہ ایک فن کی شکل دی اور قصیدہ گوئی اس کا وہ فن ہے جس میں کوئی بھی اس کا حریف نہیں۔ قصائد سودا بے مثل ہیں، ہجو نگاری ہو یا قصیدہ گوئی سودا دونوں پر کمال قدرت رکھتا ہے۔

لیکن سودا کے جوہر صرف یہیں تک محدود نہیں ہیں بلکہ اس نے غزل کو بھی ایک نیا آہنگ بخشا ہے اس کی غزل کا اپنا ایک مزاج ہے اس نے غزل کا تعلق خارجی دنیا سے پیدا کرکے اس کو ایک نئی وسعت اور ہمہ گیری عطا کر دی ہے وہ اپنی شاعری کا نقطہ نظر واضح کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:۔ ؎

عروسِ معنی کی تصویر کھینچ آتی ہے سودا کو
کوئی خاطر میں اس کی مانی و بہزاد آتا ہے

وہ شاعری میں مضمون آفرینی و معنی کو بنیادی چیز قرار دیتا ہے۔

دل معنی رنگیں سے لب ریز ہے سودا کا
اس غنچے میں پھولے ہے گلزار بہت تحفہ

غزل سودا پر اس کے قصیدے کا رنگ غالب ہے اس نے قصیدے کی خصوصیات کو غزل میں استعمال کرکے اسکو ایک نیا رنگ و آہنگ دیا ہے۔ سودا کی غزل میں سنگلاخ زمینوں کا استادانہ استعمال بھی اسی کا اثر ہے۔ اس کی غزل میں مختلف اسالیب مختلف لہجوں میں نظر آتے ہیں۔ ان کے لہجے میں ایک جھنکار اور بلند آہنگی ہے میر جب یہ کہتا ہے کہ

سرھانے میر کے آہستہ بولو
ابھی ٹک روتے روتے سو گیا ہے

تو اس کا لہجہ نرم اور عاجزانہ محسوس ہوتا ہے اس لہجے میں ایک درخواست ہے لیکن جب سودا یہی بات کہتا ہے کہ۔ ؎

سودا کی جو بالیں پہ گیا شور قیامت
خدامِ ادب بولے ابھی آنکھ لگی ہے

تو یہ لہجہ تحکمانہ ہے اور اس میں چلت پھرت کا احساس ہے اور یہ اسی لئے ہے کہ سودا میر کی طرح غم پسند نہ تھے میر کے ہاں اپنی انا کا پرتو ہے اور داخلیت کا اظہار جبکہ سودا کے ہاں خارجیت زیادہ ہے اور ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ دبستان لکھنؤ کی شاعری کے اولین نقوش ہمیں سودا کے کلام میں نظر آتے ہیں۔ مثلاً

زخم دل پاوے مرے سوز سخن سے التیام
چاک ملتا ہے زبان شمع سے گلگیر کا

اسی لئے بعد کے آنے والے شعراء نے رنگ میر کے بجائے سودا کی تقلید کی ہے کیونکہ اس کا رنگ زیادہ قابل تقلید تھا جس کی ایک وجہ غزل کا خارجیت سے تعلق تھا اور اس تعلق کا ان شعراء پر گہرا اثر ہوا بقول ناسخ۔ ؎

کب ہماری فکر سے ہوتا ہے سودا کا جواب
یاں تتبع کرتے ہیں ناسخ ہم اس مغفور کا

سودا کے کلام میں مستقبل کی جھلکیاں دکھائی دیتی ہیں اور آئندہ غزل پر اس کا اثر محسوس ہوتا ہے۔ جب ہم سودا کا یہ شعر پڑھتے ہیں۔ ؎

سودا ہزار حیف کہ آکر جہاں میں ہم
کیا کر چلے اور آئے تھے کس کام کے لئے

تو ہمیں ذوق کی وہ غزل یاد آجاتی ہے جس کا مطلع یہ ہے۔

لائی حیات آئے، قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے

یا جب اس کا یہ شعر پڑھتے ہیں تو غالب کی روایتِ غزل کی جھلک ہمارے سامنے آتی ہے کہ ؎

گدا دست اہل کرم دیکھتے ہیں
ہم اپنا ہی دم اور قدم دیکھتے ہیں

اس کے مزاج کی ہمہ گیری ہی اس کو یہ کہنے پر مجبور کر دیتی ہے کہ۔

زبس رنگینی معنی مری عالم میں پھیلی ہے
سخن جس رنگ کا دیکھو گے میں بھی اس میں شامل ہوں

سودا کے زمانہ میں اردو زبان ابھی بچہ تھی اور یہ اس کا عبوری دور تھا لیکن آج اردو زبان بالغ ہو چکی ہے اور اس کو پروان چڑھانے میں سودا کا بھی گرانقدر حصہ ہے۔ اس نے اپنے زبان و بیان سے اردو کے دامن کو بہت وسعت عطا کی اور اس کا ایک مزاج اور کردار ابھارا اس نے فصاحت و بلاغت کے وہ تمام اصول اردو میں برتے جو فارسی زبان کا افتخار تھے اور اس کی ان کاوشوں کے طفیل یہ زبان اپنے قدموں پر کھڑا ہونا سیکھی اور درجہ علویت کو پہنچ گئی۔ اپنی ان کاوشوں کا احساس خود سودا کو بھی تھا۔

اردو کا یہ عظیم محسن جو اردو قصیدے کا بادشاہ اور ریختہ کا ملک الشعراء کہلانے کا واقعی مستحق ہے، اس دار فانی سے 1195ھ بمطابق 1781ء کو یہ کہتے ہوئے کہ۔

"جاتے ہیں واں جہاں سے پھر آیا نہ جائے گا"

کوچ کر گیا اور لکھنؤ میں پیوند خاک ہوا، وقت رخصت اس کی شہرت کا ستارہ بام عروج پر تھا اس کے دیوان کے سینکڑوں نسخے سارے برعظیم میں پھیلے ہوئے تھے، سحر انگیز شخصیت کی کشش اور کلام کی تازگی نے اسے اس دور کا اک عظیم شاعر بنا دیا تھا جس نے اردو زبان کو اپنی زندگی میں ارتقا کی کئی منازل طے کرا دی تھیں۔

اس شیریں بیاں کے متعلق بالاتفاق یہی رائے ہے کہ اس کا قصیدہ بے مثل ہے اور اس رائے میں رتی برابر بھی شک نہیں کہ سودا نے قصائد میں داخلی اور خارجی شاعری کا کمال دکھایا ہے۔ یہی رجحان اس کے اپنے زمانہ میں بھی تھا جس کا احساس خود اس کو بھی تھا چنانچہ وہ کہتا ہے۔ ؎

لوگ کہتے ہیں کہ سودا کا قصیدہ ہے خوب
ان کی خدمت میں لئے میں یہ غزل جاؤں گا

لیکن اس میں بھی دم مارنے کی گنجائش نہیں کہ اس کا قصیدہ غزل سے بہتر اور غزل قصیدے سے بہتر ہے۔ اور اس کا یہ کہا ان کے لئے کافی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ اس کی طبع غزل کے لئے موزوں نہ تھی۔

لہٰذا نمونہ کلام کا انتخاب کرتے ہوئے بھی میں نے اس شاعر صد رنگ کو ہی چنا ہے ملاحظہ ہو: ؎

مقدور نہیں اس کی تجلی کے بیاں کا
جوں شمع سراپا ہو اگر صرف زباں کا
کیفیت چشم اس کی مجھے یاد ہے سودا
ساغر کو مرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں
سودا نگاہِ دیدہ تحقیق کے حضور
جلوہ ہر ایک ذرے میں ہے آفتاب کا
عشق سے تو نہیں ہوں میں واقف
دل کو شعلہ سا کچھ لپٹتا ہے
جس روز کسی اور پہ بیداد کرو گے
یہ یاد رہے ہم کو بہت یاد کرو گے
گل پھینکے ہے اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی
اب کے بھی دن بہار کے یونہی چلے گئے
پھر پھر گل آ چکے پہ سجن تم بھلے گئے
نے بلبلِ چمن، نہ گلِ نو دمیدہ ہوں
میں موسم بہار میں شاخ بریدہ ہوں
گر لے چلا وہ دل کو بیگانہ وار سودا
تو ہی کر اب تغافل جانے دے آشنا ہے
سودا خدا کے واسطے کر قصہ مختصر
اپنی تو نیند اڑ گئی تیرے فسانے میں

★......★......★......★

بقیہ صفحہ 3

باقاعدہ ایک سائنس Develop ہو رہی ہے جو ایلو پیتھی طریق علاج میں مدد دے رہی ہے۔ ڈاکٹر صرف آنکھوں کا رنگ دیکھتے ہیں اور بیماری کی تشخیص کر دیتے ہیں۔ یہ محض ذہانت ہے جو خبر دیتی ہے۔ لکیریں خواہ مخواہ بہانہ بنا ہوا ہے اور لوگوں کو بے وقوف بنا کر اسے پیسے بٹورنے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 4

خدا کی محبت دل میں پیدا کرو

چوتھی نصیحت میں آپ لوگوں کو یہ کرنی چاہتا ہوں کہ خدا اور اس کی محبت کے مقابلہ میں باقی سب کچھ ہیچ ہے۔ آپ لوگ کہیں گے ہم (احمدی) ہیں پھر خدا تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ سے محبت کیوں نہ ہوگی۔ مگر بہت لوگ ہوتے ہیں جن میں حقیقی محبت بہت کم ہوتی ہے۔ اُن کا اعتقاد خدا تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے متعلق عقلی یا رسمی ہوتا ہے۔ مگر احمدیوں کا ایسا اعتقاد نہیں ہونا چاہئے۔ تمہارا خدا تعالیٰ سے محبت کا وہ تعلق ہونا چاہئے جو ماں کو بچہ سے ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کو بھی عقلی کہا جا سکتا ہے مگر یہ عقلی سے اوپر کا درجہ رکھتا ہے۔

پس تمہیں اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ سے ایسا محبت کا تعلق ہو کہ جب ان کے خلاف کوئی بات سنو تو یہ نہ ہو کہ عقلی اور رسمی لحاظ سے تمہارے اندر جوش پیدا ہو۔ بلکہ اس طرح جوش اور محبت پیدا ہو جس طرح تمہارے ماں باپ کو جب کوئی نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو اس وقت ان کی محبت تمہارے دل میں جوش مارتی ہے۔ یہ تو ضروری بات ہے کہ جس کا باپ مارا جائے گا اس کو نقصان پہنچے گا۔ مگر کوئی شخص اس نقصان کی وجہ سے اپنے باپ کے دشمن سے نہیں لڑتا بلکہ اس سے لڑتا ہے کہ وہ اس کا باپ ہے۔ پس تم ان اعتراضات کا جو خدا تعالیٰ رسول کریم ﷺ ..... پر کئے جائیں اس لئے دفاع نہ کرو کہ تمہیں ان سے عقلی یا رسمی لحاظ سے تعلق ہے۔ بلکہ اس لئے کرو کہ تمہیں ان سے الفت اور محبت ہے اور ان کی محبت تمہارے روآں روآں میں رچی ہوئی ہے۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم لوگوں کو گالیاں دیتے پھرو یا ان سے لڑنا شروع کر دو۔ میں تمہیں پہلے بتا چکا ہوں کہ کسی سے درشتی نہ کرو۔ ہاں میں یہ کہوں گا کہ جب تم خدا یا رسول کریم ﷺ یا..... کے خلاف کوئی بات سنو تو تمہارے سر سے لے کر پاؤں تک ایک شعلہ نکل جائے۔ اور تم جواب دینے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ تمہارا تعلق ایسا ہونا چاہئے کہ جس وقت کوئی شخص خدا تعالیٰ یا رسول کریم ﷺ ...... یا وہ لوگ جو تمہارے لئے واجب الادب ہیں ان کے خلاف کوئی بات سنو تو اس وقت تمہارے جسم میں غیرت اور نفرت کی لہر چلنی چاہئے اور تمہارا جسم کانپ اٹھنا چاہئے۔ پھر جب تم اس لہر اور جوش کو دباؤ گے اور روکے رکھو گے تو تمہیں بہت بڑا فائدہ ہوگا اور تم بڑے بڑے کام کر سکو گے۔ یہ نہیں کہ ایسے وقت میں تمہارے اندر غیرت اور حمیت کی لہر ہی پیدا نہ ہو۔ اگر ایسا ہوگا تو یہ بے غیرتی ہوگی جو ذلیل ترین چیز ہے۔

(انوار العلوم جلد 5 ص 443 تا 448)

☆......☆......☆......☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 32013 میں محمد منیر طارق ولد محمد صدیق قوم جٹ کاکل پیشہ کاروبار عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 33/17 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-9-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد زرعی اراضی سات کنال واقع احمد نگر نزد ربوہ کا 35/200 حصہ میرا ہے۔ کل اراضی کی موجودہ قیمت ایک لاکھ روپے ہے میرا حصہ کی مالیتی۔/17500 روپے۔ 2۔ سامان و مشینری دوکان بنام وڈ ورلڈ ریلوے روڈ ربوہ مالیتی تقریباً۔/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/30000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/2000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد منیر طارق 33/17 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری عطاء الرحمٰن محمود 4/2 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 2 زین العابدین وصیت نمبر 26047۔

مسل نمبر 32014 میں عطیۃ الرشید بنت پروفیسر خلیل احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 11/4 دارالنصر غربی ب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-7-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 3 تولہ مالیتی۔/...... اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ عطیۃ الرشید 11/4 دارالنصر غربی ب ربوہ گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 جلیل احمد ولد خلیل احمد دارالنصر غربی ربوہ۔

مسل نمبر 32015 میں شازیہ انجم زوجہ عبدالقدوس صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-5-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند۔/15000 روپے۔ زیورات طلائی وزنی 5 تولہ تین ماشہ 5 رتی مالیتی۔/26000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3241 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ شازیہ انجم 22/3 دارالنصر غربی ربوہ آف چک نمبر R-B/45 ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 خالد عمران دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد دارالنصر غربی ربوہ۔

مسل نمبر 32016 میں مظفرہ سلطانہ بنت حافظ مظفر احمد صاحب قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر B-74 صدر انجمن احمدی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-9-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ مظفرہ سلطانہ کوارٹر نمبر B-74 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 حافظ مظفر احمد والد موصیہ وصیت نمبر 22697 گواہ شد نمبر 2 حافظ مظہر احمد برادر موصیہ۔

مسل نمبر 32017 میں عفت حلیم زوجہ حافظ عبدالحلیم صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-10-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی 176 گرام مالیتی۔/80080 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/10000 روپے۔ 3۔ ترکہ والد زرعی زمین برقبہ 5 ایکڑ واقع چک T.D.A/159 ضلع لیہ اور ایک ایکڑ زمین واقع ملویا نوالہ ضلع فیصل آباد جس کے شرعی وارث والدہ صاحبہ آٹھ بھائی اور دو بہنیں ہیں ورثہ ابھی تقسیم نہیں ہوا۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ عفت حلیم 6/8 دارالعلوم غربی نمبر 2 ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا بشیر احمد ولد مرزا محمد دین صاحب 13/1 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 2 حافظ عبدالحلیم مربی سلسلہ وصیت نمبر 27885 خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 32018 میں رشیدہ بیگم زوجہ مبارک احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-10-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی بالیاں اور انگوٹھی وزنی ایک تولہ...... 2۔ نقد رقم جو کہ کرنٹ اکاؤنٹ میں ہے۔/50000 روپے۔ 3۔ حق مہر۔/200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ رشیدہ بیگم 13/5 دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عطاء الرحمٰن 20/4 دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 توصیف احمد پسر موصیہ۔

مسل نمبر 32019 میں حنیف احمد ثاقب ولد صوبیدار محمد شریف قوم سندھو پیشہ مربی سلسلہ عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-8-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3044 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

مقابلہ بین المجالس خلافت

جوبلی علم انعامی سال

1997-98ء

1376-77 ھش مجلس

خدام الاحمدیہ پاکستان

○ حسن کارکردگی کی بناء پر مقابلہ خلافت جوبلی علم انعامی بین المجالس مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان سال 1997-98ء 1376-77 ھش میں درج ذیل مجالس نے اعزاز حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ اعزاز ان کے لئے مبارک فرمائے۔ امین۔

اول۔ مجلس خدام الاحمدیہ دارالنور فیصل آباد اور خلافت جوبلی علم انعامی کی حقدار قرار پائی۔

دوم۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور سند خوشنودی کی حقدار قرارپائی۔

سوم۔ مجلس خدام الاحمدیہ ٹاؤن شپ لاہور اور سند خوشنودی کی حقدار قرارپائی۔

چہارم۔ مجلس خدام الاحمدیہ نارتھ کراچی۔

پنجم۔ مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

ششم۔ مجلس خدام الاحمدیہ مارٹن روڈ کراچی۔

ہفتم۔ مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد کراچی۔

ہشتم۔ مجلس خدام الاحمدیہ وحدت کالونی لاہور۔

نہم۔ مجلس خدام الاحمدیہ ملیر کینٹ کراچی۔

دھم۔ مجلس خدام الاحمدیہ راجگڑھ لاہور۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ۔ پاکستان ربوہ)

مقابلہ بین المجالس علم

انعامی 1997-98ء

1376-77 مجلس

اطفال الاحمدیہ پاکستان

○ سال 1997-98ء/ 1376-77 میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے مقابلہ علم انعامی بین المجالس اطفال الاحمدیہ پاکستان میں حسب ذیل تفصیل ہے مجالس نے امتیاز حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سب مجالس کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

اول۔ مجلس اطفال الاحمدیہ نارتھ کراچی اول اور علم انعامی کی حقدار قرارپائی۔

دوم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ وحدت کالونی لاہور سند خوشنودی کی حقدار قرارپائی۔

سوم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ ملیر کراچی اور سند خوشنودی کی حقدار قرارپائی۔

چہارم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ راجگڑھ لاہور۔

پنجم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

ششم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ بھاٹی گیٹ لاہور۔

ہفتم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ گلشن پارک لاہور۔

ہشتم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ اسٹیل ٹاؤن کراچی۔

نہم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ بلدیہ ٹاؤن کراچی۔

دہم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ محمود آباد کراچی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان سکالرشپ

○ برطانیہ کی مختلف یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز اور پرنسپلز پر مشتمل کمیٹی ہر سال اوورسیز ریسرچ ایوارڈ سکیم کے تحت سکالرشپ دیتی ہے۔ یہ سکالرشپ ان کو دیا جاتا ہے جو پوسٹ گریجویٹ ریسرچ پروگرام میں داخلہ حاصل کریں۔ یہ ایوارڈ مقابلہ کی بنیاد پر دیا جاتا ہے اور نئے سال میں کل 850 تک ایوارڈز دیئے جائیں گے۔ ایوارڈ میں لوکل طالب علم اور غیر ملکی طالب علم کی کل ٹیوشن فیس کا فرق دیا جاتا ہے۔ ایوارڈ رہائش وغیرہ کو ہرگز Cover نہیں کرتا۔

درخواست دائر کرنے کے لئے کسی بھی برطانیہ کی یونیورسٹی میں اپنا ایڈمین کنفرم کروانا ہوتا ہے اور پھر اسی یونیورسٹی کے ذریعہ اس ایوارڈ کے لئے درخواست دی جاتی ہے۔ درخواست فارم وغیرہ یونیورسٹی کے رجسٹرار یا ایوارڈ کے مرکزی دفتر

ORS AWARDS SCHEME
WOBURN HOUSE
20-TAVISTOCK SQUARE
LONDON WC IH 9 HQ
Web:- http://
WWW.CVCP.ac.ur/orsas.html

سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ آخری تاریخ 30- اپریل 1999ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم طاہر نسیم صاحب بابت ترکہ مکرم قاری عبدالمنان صاحب)

مکرم طاہر نسیم صاحب ابن مکرم قاری عبدالمنان صاحب ساکن مکان نمبر 26/6 محلہ دارالنصر غربی (الف) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد۔ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 26/6 دارالنصر غربی رقبہ 10 مرلے ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ ہم سب بہن بھائیوں کے نام منتقل کردیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- مکرم طاہر نسیم صاحب (بیٹا)
2- مکرم عبدالحنان صاحب (بیٹا)
3- مکرم شہزاد ظفر صاحب (بیٹا)
4- محترمہ ثریا جبیں ساڑی صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ مکرم ملک محمد احمد ثاقب صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ (ر) ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

میرے بیٹے محمد عبدالرشید صاحب آف کینیڈا سابق چیف انجینئر کے دو بیٹوں مامون رشید اور شمعون رشید کے نکاحوں کا اعلان مورخہ یکم جنوری 1999ء کو بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد شاہد نے کیا۔

عزیز مامون رشید کا نکاح ہمراہ عزیزہ حمیرا شازیہ بنت ڈاکٹر محمد اکرم قریشی صاحب آف لاہور کے ساتھ بعوض حق مہر پچیس ہزار کینیڈین ڈالر اور عزیز مکرم شمعون رشید کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ ناجیہ مسعود بنت مکرم مسعود احمد پرویز ملک آف کراچی جو میرے دوسرے بیٹے ہیں۔ کے ساتھ بعوض حق مہر پچیس ہزار کینیڈین ڈالر طے پایا۔ احباب ان دونوں رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم چوہدری ندیم احمد صاحب وڑائچ دارالبرکات ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد نذیر صاحب وڑائچ دارالبرکات کا پوتا ہے۔ اور مکرم چوہدری غلام صفدر صاحب آف بھڑی رحمان شاہ ضلع گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ نومولود کی صحت والی لمبی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم غلام محمد مہر صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ بیت السلام ملتان ابن مکرم عطاء اللہ مہر صاحب فزیوتھراپسٹ مورخہ 2- فروری 1999ء بعمر 28 سال وفات پا گئے۔ مرحوم انتہائی مخلص فدائی سلسلہ پر جوش اور فعال خادم تھے۔ احباب کرام سے مرحوم کی بلندی درجات کے لئے اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب صوفی ابن محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب مرحوم سابق مربی امریکہ مورخہ 16- فروری 1999ء فلاڈلفیا (USA) میں چند ماہ کی علالت کے بعد وفات پا گئے ہیں۔

مرحوم کی عمر تقریباً 53 سال تھی سلسلہ سے انتہائی محبت رکھنے والے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے آمین اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ضعیف والدہ، بیگم اور چار سوگوار بچے چھوڑے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا نگہبان ہو۔

درخواست دعا

○ مکرم سلطان احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ کی بہو عزیزہ امتہ الرؤف اہلیہ مکرم بشیر احمد عامر کو مورخہ 19-2-99 بروز جمعہ کینیڈا میں کار کا حادثہ پیش آیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ مسلسل دو دن تک بے ہوش رہی ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتری پیدا ہو رہی ہے۔

○ مکرم حافظ غلام محی الدین صاحب سابق معلم وقف جدید جو کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال راولپنڈی میں داخل رہنے کے بعد اپنے گھر بوچھال کلاں آگئے ہیں۔

○ مکرم عبدالحمید مبشر صاحب زعیم انصار اللہ خلیل آباد اگہار ضلع کوٹلی کے تایا مکرم لعل دین صاحب کی ٹانگ گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ اسی طرح ان کے سسر صاحب اور پھوپھی صاحبہ بھی بیمار ہیں۔

ان سب کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

مجلس موصیان

○ مجلس موصیان اس بات کا اہتمام کرے گی کہ ہر موصی دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ 1

زکوٰۃ کی بھی توفیق ملے اور روزہ کی بھی توفیق ملے اور اگر کوئی اخلاص کے ساتھ روزے رکھتا ہے تو ضرور ہے کہ اس نیکی کے نتیجہ میں اسے نماز اور زکوٰۃ اور حج کی توفیق ملے۔ کیونکہ ہر نیکی دوسری نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 696)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 6

اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حنیف احمد ثاقب مربی سلسلہ A-47 دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر 1 صوبیدار محمد شریف والد موصی گواہ شد نمبر 2 مجیب احمد قاسم وصیت نمبر 29708-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 23- فروری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 23 درجے سنٹی گریڈ
24- فروری- غروب آفتاب- 6-04
25- فروری- طلوع فجر- 5-16
25- فروری- طلوع آفتاب 6-39

عالمی خبریں

نیٹو کو جواب سربیا نے نیٹو کی طرف سے دی گئی تین روزہ مہلت مسترد کر کے نیٹو کو منہ توڑ جواب دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ سربیا کے لیڈر ملاسوچ نے کہا ہے کہ سربیا نیٹو کی فوجی کارروائی کے باوجود کوسووو کو ہاتھ سے نہیں جانے دے گا۔ امریکہ اور نیٹو کے طیارے حملہ کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ روس نے جو سربیا کی حمایت کر رہا ہے کہا ہے کہ سربیا امن معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہے تاہم مسلمان وفد رکاوٹیں ڈال رہا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مسز البرائیٹ نے کہا ہے کہ مسلمان قیادت سمجھوتے کے قریب پہنچ چکی ہے۔ برطانوی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ ہماری تمام کوششیں ناکام ہو رہی ہیں۔ اب فریقین کو مزید وقت دینے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ امریکہ نے اپنے بی باون بمبار طیارے برطانیہ بھیج دیئے ہیں جبکہ یورپی ممالک نے بھی اپنے طیارے برطانیہ پہنچا دیئے ہیں جہاں سے وہ ممکنہ فضائی حملہ کریں گے۔

صدام کی پیشکش عراق کے صدر صدام حسین نے عرب ملکوں کو بہتر تعلقات کی پیشکش کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم عربوں سے بہتر تعلقات کے خواہاں ہیں لیکن امریکہ کے متعلق اپنے موقف سے نہیں ہٹیں گے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اور برطانیہ کے فضائی حملوں کی مذمت کرنا ہمارا حق ہے عرب لیگ ہماری حمایت کرے۔

یورپ باز رہے ترکی کے وزیر اعظم بلند ایجویت نے کہا ہے کہ یورپ کرد لیڈر عبداللہ اوقلان کے معاملے میں ٹانگ اڑانے سے باز رہے۔ اوقلان کا مقدمہ ترکی کا اندرونی معاملہ ہے۔ دوسرے ممالک اور ادارے اپنے کام سے کام رکھیں۔ کردوں کو عسکریت پسندی سے نہ روکنے والے ممالک ہمیں عدل کا سبق نہ پڑھائیں۔

امریکہ کا اعتراف امریکہ نے اعتراف کیا ہے کہ اس نے کرد لیڈر کی گرفتاری میں ترکی سے بھرپور تعاون کیا ہے کیونکہ ترکی نے عراق کے مسئلے پر ہم سے تعاون کیا ہے۔

جنوبی کوریا کی تجاویز مسترد شمالی کوریا نے کشیدگی کے خاتمے کے لئے جنوبی کوریا کی تجاویز مسترد کر دی ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ جنوبی کوریا کی تجاویز حقیقت پر مبنی نہیں ہیں۔

نائیجیریا میں انتخابات نائیجیریا کے عام انتخابات میں پیپلز ڈیموکریٹک

پارٹی نے واضح برتری حاصل کر لی ہے۔ اس پارٹی کے لیڈر اور سابق فوجی حکمران اوبرسنجو آئندہ ہفتے ہونے والے صدارتی انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں ان کی کامیابی کی توقع کی جا رہی ہے۔

ملکی خبریں

حکومت کی استدعا مسترد سپریم کورٹ کے شریعت اپیل بنچ نے سود کے بارے میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف حکومت کی طرف سے دائر کردہ اپیل واپس لینے کی حکومتی استدعا مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ "حکومت بدنیت محسوس ہوتی ہے" جسٹس خلیل الرحمان نے کہا کہ دیگر اپیلوں کی سماعت کے بعد اس پر غور کیا جائے گا۔ جسٹس وجیہ الدین نے سوال کیا کہ حکومت نے سودی نظام کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟ واپسی کی درخواست سے لگتا ہے کہ حکومت اس معاملے کو طول دینا چاہتی ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ وہ اس اپیل کو اس لئے واپس لینا چاہتی ہے کہ سودی نظام سے متعلق رہنمائی کے لئے شریعت کورٹ میں درخواست دائر کر رکھی ہے۔ عدالت نے روزانہ سماعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

نواز شریف یکم مارچ کو دہلی جائیں گے

وزیر اعظم نواز شریف یکم مارچ کو لاہور سے دہلی جائیں گے پاکستان کے محکمہ سیاحت کی کارپوریشن نے 80- لاکھ کی مالیت سے دو جدید ترین ائرکنڈیشنڈ لگژری بسیں خریدی ہیں۔ دونوں بسیں ہفتے میں دو بار نئی دہلی جائیں گی۔ بھارت نے بھی دو بسیں خریدی ہیں۔ ہر ہفتے دونوں اطراف سے 400- مسافر مستفید ہو سکیں گے۔

بھارتی ٹیم ہار گئی پاکستان اور بھارت کے درمیان ہونے والے نو ہاکی میچوں کی سیریز میں بھارتی ٹیم آٹھواں میچ بھی ہار گئی۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
☎ دوکان 212515
رہائش 212300